



نوٹ

شم دیدہ: عملیں

## 30A

## صحافت اور رپورٹ

## صحافت کا تعارف

ایک مشہور اردو صحافی دیوان سنگھ مفتوں نے اپنی خودنوشت سوانح، ناقابل فراموش، میں اپنے صحافی بننے کی واردات لکھی ہے۔ انہوں نے گزشتہ صدی کی تیسری دہائی میں چوتھی کلاس پاس کی تھی اور لاہور میں ایک ڈاکٹری دوکان پر کمپاؤنڈر کی نوکری کر لی۔ ستا زمانہ تھا، پانچ روپے مہینہ تنخواہ ملتی تھی۔ دو روپے مہینے میں ناشتہ اور کھانا چلنا تھا۔ ایک روپے مہینے کے اخبار لیے جاتے تھے اور دو روپے مہینہ بچاتے تھے۔ جب کچھ پیسہ جمع ہو گیا تو وہ لکھنؤ گئے۔ اس زمانے کے مشہور ایڈیٹر جالب دہلوی کے دفتر پہنچے جو رہائشی مکان سے ملا ہوا تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے کہا "ہوں تو آپ صحافت سیکھیں گے" اور کام میں مصروف ہو گئے۔ دوپہر کا وقت ہو گیا۔ ایڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ وہ لڑکا کھڑا ہوا ہے۔ گھر میں گئے اور اس کے لیے کھانا بھیج دیا۔ دوپہر کے آرام کے بعد آئے تو وہ لڑکا میز کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر کام میں لگ گئے اور شام ہوئی۔ گھر میں سے کھانا آ گیا اور دفتر میں سونے کی اجازت مل گئی۔

تین دن تک وہ لڑکا استاد کی میز کے سامنے کھڑا رہا۔ چوتھے دن استاد نے انگلش کی ایک چھوٹی سی خبر دی کہ اس کا ترجمہ کر لاؤ۔ لڑکا بہت خوش ہوا۔ اس خبر کا ترجمہ کیا۔ استاد کو دیا انہوں نے بغیر پڑھے اس کی پڑیا بنائی اور رڈی کی نوکری میں ڈال دی۔ دوسری خبر دی۔ اس کے ترجمے کا بھی وہی حشر ہوا۔ کوئی ایک ہفتہ اسی طرح گزر گیا۔ تب ایک خبر کے ترجمے کی تصحیح کی۔ بین سٹور میں لال روشنائی سے تصحیح کی اور وہ خبر چھپی۔ لڑکا بہت خوش ہوا۔ اب ترجمے کے لیے خبریں ملتیں۔ ترجمے کی تصحیح میں سرخ



نوٹ

۱۹۳۶ء کا زمانہ غزل کے لیے پھر ایک نیا موڑ ثابت ہوا۔ ترقی پسند تحریک سے تعلق رکھنے والے کچھ شاعروں نے نئی تکنیک اور نئے تجربوں کو اپنایا تو کچھ نے قدیم روایات کی پابندی پر زور دیا۔ اس تحریک کے ساتھ ہی ہندوستان کی آزادی کی تحریک بھی جاری تھی۔ اس زمانے میں ہندوستان کے سیاسی و سماجی حالات تیزی سے بدل رہے تھے چنانچہ اردو غزل بھی متاثر ہوئی۔ اشتراکی نظریات ادب میں راہ پا گئے۔ ترقی پسند شاعروں کے ایک بڑے گروہ نے ادب کو پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا۔ ترقی پسند تحریک کا مقصد ملک میں ایک ایسے معاشی نظام کا قیام تھا جس میں دولت کی تقسیم برابر ہو اور انسانیت کا استحصال نہ ہو۔ غزل گو شعراء نے بڑی حد تک ان مقاصد کی تکمیل کا کام غزل سے لیا مگر یکسانیت اور زبردست مقصدیت کے بوجھ کو غزل برداشت نہ کر سکی۔ اس دور کے شعراء میں فراق، جنمیں، مجاز، مخدوم محی الدین، سلام، مچھلی شہری، اختر الایمان، مجروح سلطان پوری، غلام ربانی تاباں، علی سردار جعفری، جاں نثار اختر، ساغر نظامی اور فیض احمد فیض وغیرہ اہم ہیں۔ یوں تو ان سب نے غزل کی روایت کو نئے تجربات سے آشنا کیا مگر ان میں فیض اور فراق کی آواز میں زیادہ توانائی محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے غزل کو نیا مزاج اور نیا آہنگ دیا۔ فیض نے ٹھہرے ہوئے نرم لہجے میں روایت اور بغاوت کو یکجا کیا۔ ان کی غزل میں فن کارانہ حسن اور شادابی ہے۔ انہوں نے غم و آلام کو بھی گلگفتہ لہجہ دیا ہے۔

صیاد نے پھر در زنداں پہ آکے دستک دی  
سحر قریب ہے دل سے کہو نہ گھبرائے  
دونوں جہاں تری محبت میں ہار کے  
وہ جا رہا ہے کوئی شب غم گزار کے  
فیض

ہندوستان کی آزادی اور ملک کی تقسیم سیاسی اعتبار سے تو زبردست حادثہ تھا ہی مگر ادبی لحاظ سے بھی یہ بڑا اہم واقعہ ثابت ہوا۔ اردو غزل گو شعرا نے اس دور کے حالات اور کیفیات کو بیان کیا لیکن انہوں نے اس دور کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے تحت غزل میں بھی اہم تبدیلیوں کو راہ دی۔ آج دنیا اس قدر وسیع ہو چکی ہے کہ اس میں تجربے کی بڑی موٹی تھیں ہیں اور فکر و خیال کی لا انتہائیتیں ہیں۔ چنانچہ اس وسعت اور پھیلاؤ نے اردو غزل کو بدل ڈالا۔ اب اس میں ہزار رنگ اور سینکڑوں دشائیں ہیں۔ پرانی تہذیب کی توڑ پھوڑ، نئی تہذیب کا غلبہ، مشنی قوتوں کا بڑھتا ہوا باڈا ایسی چیزیں ہیں جن کا سامنا آج کے غزل گو شعرا کو کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ غزل کا ایک نیا روپ ابھر رہا ہے۔ ناصر کاظمی، ابنِ انشا، ظلیل الرحمان اعظمی، زینب غوری، عمیق حنفی، ہانی، زبیر رضوی، مظہر امام، ظفر اقبال، حسن نعیم، عبدالقاسمی، شہریار، باقر مہدی، احمد نعیم تاشی اور ساتی فاروقی، عرفان صدیقی وغیر غزل گو سنوار نے والوں میں اہمیت رکھتے ہیں۔

اردو غزل کے اس ارتقائی جائزے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ غزل ابتدا سے آج تک مختلف مرحلوں اور مختلف تجربوں سے



نوٹ

کسی اچھے صحافی یا اس سے متعلق اخبار یا رسالے سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بے لاگ لپٹ پوری دیانت سے اپنے قارئین تک خبریں یا مضامین پہنچائیں۔

اچھی صحافت کے لیے صاف سٹھرا اور غیر جانب دار ہونا ضروری ہے۔ ایسے اخبار یا رسائل صحیح معنوں میں اپنے قارئین کے ذوق کی تسکین کرتے ہیں۔

دیانت دار صحافت، خاص طور پر سیاسی اور سماجی پالیسی کے اخباروں اور رسائل کے لیے آسان نہیں ہے۔ خبروں کو صحیح طور پر پیش کرنا کچھ افراد، گروہ یا حکومت کی ناگواری کو دعوت دے سکتا ہے۔ آزادی سے پہلے حکومت کی اکثر اخباروں پر بہت سخت رہتی تھی۔ کچھ اخباروں پر ان کی صاف گوئی پر تنبیہ کی جاتی تھی، ضمانت طلب کرنی جاتی تھی اور پھر حکومت کے خلاف لکھنے پر ضمانت ضبط کرنی جاتی تھی۔ اخبار بند کر دیا جاتا تھا۔ مولانا حسرت موہانی کو ان کی صحافت کی وجہ سے قید کیا تھا۔ مولانا آزاد کا اخبار الجہل لال بند کیا گیا تھا۔ آزادی ملنے کے بعد اب ہندوستان میں پریس یا اخباروں پر وہ پابندی نہیں ہے۔ اخبار اب کھل کر حکومت کے کاموں پر تنقید کر سکتے ہیں۔ لیکن اس آزادی کی بھی ایک حد ہے۔ ایسی خبر جس میں سچائی کم ہو یا بڑھا چڑھا کر لکھی گئی ہو، جس سے کسی فرد کی توہین ہوتی ہو، وہ اخبار یا صحافی کے لیے مصیبت کھڑی کر سکتی ہے۔ پریس کونسل آف انڈیا ایک نیم سرکاری ادارہ ہے جو اخباروں پر نظر بھی رکھتا ہے اور نامناسب طریقے سے کوئی صحافی یا اخبار مصیبت میں پڑ جاتا ہے تو اس کی مدد بھی کرتا ہے۔

اکبر الہ آبادی کا قول ہے۔ گرتوپ مقابل ہو تو اخبار نکالو۔ اخبار رائے عامہ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لیے اس کی بہت اہمیت ہے۔ حکومت پریس کے جھکے کے ذریعے اخبارات میں جو کچھ چھپتا ہے اس پر نظر رکھتی ہے اور "کہتی ہے تجھ کو خلیق خدا غائبانہ کیا" کو جان کر اپنے فیصلوں پر نظر جانی کرتی ہے۔

اخبارات کی رائے عامہ کی طاقت کے پیش نظر سیاسی جماعتیں، سیاسی افراد یا سماجی گروہ اخبار نکالتے ہیں تاکہ رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار اور متاثر کر سکیں۔

صحافت ایک باعزت، منفید اور طاقتور پیشہ ہے۔ صحت مند، دیانت دار صحافت ملک کے اور ملک کے لوگوں کے لیے ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن حکومت کی طرف سے، پریس کونسل کی طرف سے اور عوام کی طرف سے صحت مند صحافت کی ہمت افزائی ہونی چاہیے تاکہ یہ اچھا ہتھیار ذہن اور ہر قسم کی ترقی میں مددگار رہے۔

صحافت ایک باقاعدہ فن ہے۔ اس کے زمرے میں مندرجہ ذیل چیزیں آتی ہیں۔

1. ادلویہ۔

2. رپورٹ تیار کرنا

3. خبریں تیار کرنا



نوٹ

4. اشتہارات کی تیاری
5. سرخی لگانا
6. تبصرہ نویسی
7. انٹرویو
8. پیچہ لکھنا



اس سبق کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد آپ جان سکیں گے۔

- رپورٹ کسے کہتے ہیں؟
- رپورٹ کے مختلف پہلو کون سے ہیں؟
- رپورٹ کتنے قسم کی ہو سکتی ہے؟
- رپورٹ کی زبان کیسی ہوتی ہے؟

### 30A.1 الفاظ اور معنی

خودنوشت کسی انسان کی زندگی کے واقعات اسی کے ہاتھ سے لکھے گئے ہوں۔ یہ لفظ "خودنوشت سوانح عمری" ہے جس کا مخفف 'خودنوشت' ہے۔

تصحیح کرنا	ٹھیک کرنا
مستند	بھروسے کے قابل۔ معتبر
کوشاں	کوشش کرتے ہوئے
رسائل	رسالے کی جمع
عجالت	جلدی
آگے	جانکاری
تقبیل	جلدی
کارہائے نمایاں	بڑے اور اہم کام



نوٹ

بے لاگ پلٹ غیر جانبداری  
رائے عامہ عام لوگوں کی رائے



آپ نے سیکھا؟

1. مشہور صحافی دیوان سنگھ مفتوں نے اپنے شوق سے صحافت سیکھی۔
2. مفتوں کے استاد جناب جالب دہلوی تھے۔
3. مجید اور صحافت ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔
4. وقفہ اشاعت کے لحاظ سے اخبار اور رسائل کئی طرح کے ہوتے ہیں۔
5. موضوع کے لحاظ سے بھی اخبار اور رسائل کئی طرح کے ہوتے ہیں۔
6. صحافت ایک معزز اور بااثر پیشہ ہے۔

### اختیاری سوالات 30A.5



مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب اپنی کاپی میں لکھئے۔

1. جالب صاحب نے دیوان سنگھ سے کئی دن بعد کیوں کام شروع کرایا؟
2. استاد شروع کے ترجموں کو پڑھنا کر رندی کی نوکری میں کیوں ڈالتے رہے؟
3. وقفہ اشاعت کے مطابق اخبار اور رسائل کی کون کون قسمیں ہیں؟
4. اخبارات یا رسائل کی پالیسی سے کیا مراد ہے؟
5. صحافی کو تاریخ کا مستند گواہ کیوں کہا گیا ہے؟
6. سالانہ رسائل عام طور پر کیوں شائع کئے جاتے ہیں؟

### 30A.2 رپورٹ تیار کرنا

کسی واقعے، حادثے، تقریب یا دیگر حقائق کے مؤثر، معروضی اور مکمل بیان کو رپورٹ کہتے ہیں اس میں تمہیدی طور پر حقائق کا پس منظر، مقام، تاریخ، تیاری، اہتمام، مقاصد عوام کی دلچسپی اور شمولیت بیان کرنے کے بعد اصل موضوع پیش کیا جاتا ہے جس میں شریک لوگ اور متعلقہ افراد کا ذکر ہوتا ہے۔ آخر میں تقریب یا واقعہ کے نتائج و اثرات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس طرح

معروضی: کسی چیز کو اس کی اپنی شکل میں پیش کرنا یا دیکھنا



نوٹ

رپورٹ میں تین پہلو شامل ہوتے ہیں، پس منظر، اصل واقعہ اور اثرات۔ رپورٹ مختصر بھی ہو سکتی ہے اور طویل بھی۔ اس کا انحصار واقعہ یا تقریب کی اہمیت اور ضرورت پر ہے۔

کسی تقریب، سیمینار، سپوزیم کی رپورٹ لکھی جاسکتی ہے۔ اسکول کی تقریبات جیسے پندرہ اگست کی تقریبات، اسکول کی سالانہ تقریبات کی رپورٹ بھی لکھی جاتی ہے۔ اکثر آپ لوگوں نے اخباروں میں کبھی سیلاب کی رپورٹ کبھی کسی ریل حادثہ کی رپورٹ پڑھی ہوگی۔ ہفتہ بھر پارلیا منٹ کے اجلاس میں کیا ہوا اس کی اگر روداد بیان کی جائے تو یہ بھی رپورٹ ہے۔ اسی طرح کھیل کود کے بارے میں رپورٹ لکھی جاتی ہے۔ علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے بارے میں بھی رپورٹ لکھی جاسکتی ہے۔ رپورٹ کی زبان اور اصطلاحات رپورٹ کے موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتے ہیں۔

رپورٹ کئی طرح کی ہو سکتی ہیں جیسے

- واقعاتی یا حادثاتی رپورٹ
- تحقیقاتی رپورٹ
- تجزیاتی رپورٹ
- تاثراتی رپورٹ
- انوائس رپورٹ

ان سب میں سب سے آسان اور عام واقعاتی رپورٹ ہے۔ اس میں دیکھ کر سن کر اور کبھی کبھی سوالات کر کے مواد حاصل کیا جاتا ہے۔

آئیے ہم مختلف رپورٹوں کے نمونے دیکھیں۔

### نمونہ رپورٹ نمبر-1

#### سویتارانی اور عید ملن

11 جنوری، دہلی پبلک ویلفیئر کمیٹی کی طرف سے منعقد عید ملن کی تقریب میں سویتارانی شرکت کے لیے تشریف لائیں۔ کمیٹی کے ممبران کے علاوہ اس تقریب میں شہر کے اہم افراد اور صحافی شریک تھے۔ عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ تقریب کا آغاز بچوں نے ایک گیت سے کیا جو قومی یکجہتی سے متعلق تھا۔ سویتاجی بہت خوش تھیں اور مسکرا کر لوگوں سے مل رہی تھیں۔ موقع کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگوں نے سویتاجی سے سیاسی سوالات کرنا شروع کر دیئے جسے انہوں نے پسند نہیں کیا اور لوگوں کو ٹالنا چاہا۔ لوگ وزیر اعلیٰ کو ہٹانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جب سوالات اور شور بہت بڑھ گیا تو کمیٹی کے ذمہ داران تقریب ختم ہونے سے پہلے انہیں وہاں سے واپس لے گئے۔ تقریب میں آئے ہوئے لوگ بہت مایوس دکھائی دے رہے تھے اور عید ملن کی تقریب کو



نوٹ

سیاسی رنگ دینے پر اعتراض کر رہے تھے۔

## نمونہ رپورٹ نمبر-2

### کمزور طبقات کے بچوں کو اچھی تعلیم دینے کی سخت ضرورت

ہندستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کے بہتر مستقبل کے لیے سماج کے کمزور طبقات کو اچھی تعلیم دینے کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے اساتذہ کے ایک ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے والے لوگوں کو بہتر تعلیم مہیا کرائی جانی چاہیے کیونکہ اس سے سماجی نرائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ غریب بچوں کو جتنی اچھی تعلیم دی جائے گی، ملک کا مستقبل اتنا ہی زیادہ تائنا تک ہوگا۔

وزیر اعظم نے مہاتما گاندھی کی ”انج و ن انج و ن“ کی اوپنل کو دہراتے ہوئے کہا کہ یہ اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء میں اس فکر کو فروغ دیں کہ ہر طالب علم ایک اُن پڑھ شخص کو تعلیم دے۔ انہوں نے غیر سرکاری تنظیموں سے زور دے کر کہا کہ وہ ناخواندگی کو ختم کرنے کے لیے آگے آئیں کیونکہ حکومت تنہا اس کام کو نہیں کر سکتی۔

وزیر اعظم نے مزید کہا کہ جب لوگوں میں تعلیم عام ہو جائے گی تو سماج کی بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے میں آسانی ہوگی اور سماج کی دوسری برائیوں کو دور کرنے کے لیے بیداری پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ کیرالا میں اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ وہاں پر 100 فیصد تعلیم ہے جس کی وجہ سے آبادی میں صرف 1.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آئین کے آرٹیکل 45 کے مطابق سبھی ریاستوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ 14 برس کی عمر کے بچوں کو مفت تعلیم مہیا کرائیں۔ اور آئین کی 60 ویں ترمیم کے مطابق ہر صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم ان کی مادری زبان میں دی جائے

## نمونہ رپورٹ نمبر-3

### جامعہ کا تربیتی پروگرام برائے اردو اساتذہ

۱۱ جنوری ۱۰ بجے صبح۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کانفرنس ہال میں ۲۱ روزہ پروگرام کا افتتاح وائس چانسلر کی صدارت میں ہوا۔ ڈین فیکلٹی تعلیم نے مہمان خصوصی ڈاکٹر سلامت اللہ کا استقبال کرتے ہوئے ان کے تعلیمی کارناموں پر روشنی ڈالی اور ان تمام اساتذہ کا بھی استقبال کیا جو دہلی کے مختلف اسکولوں سے اس پروگرام میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔ شعبہ کے صدر نے تربیتی پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد واضح کئے۔ مہمان خصوصی نے اس پروگرام میں مدعو کئے جانے پر شکریہ ادا کیا اور مسرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اردو کی تدریس کے لیے جدید طریقہ اور تکنیک کو استعمال کرنے کی



نوٹ

ضرورت پر روشنی ڈالی اور اس قسم کے تربیتی پروگراموں کو زیادہ سے زیادہ منعقد کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔ صدر جلسہ کے شکر یہ کے کلمات سے جلسہ کا اختتام ہوا۔

### 30A.3 حادثاتی رپورٹ

#### رپورٹ نمبر-4

### پنک لائنس بس کی زد میں آ کر طالب علم کی موت

نئی دہلی-13 جنوری

مغربی دہلی کے دکاس پوری علاقہ میں آج ایک تیز رفتار بس کے پیسے کی زد میں آ کر ایک اسکولی بچے کی موت ہو گئی۔ حادثہ کے بعد لوگوں نے بس میں آگ لگادی۔ طالب علم کا نام پنکج شرما ہے بس ڈرائیور کو بعد میں گرفتار کر لیا گیا۔ پولس کے مطابق آج دوپہر ایک بجے اتھم گھر سے IX کلاس میں پڑھنے والا طالب علم پنکج ساہنیکل سے گھر آ رہا تھا۔ پنکھا روڈ سی پوائنٹ کے قریب تیز رفتار سے آرہی پنک لائن بس نے اس کو پیچھے سے ٹکرا دی جس کی وجہ سے پنکج کا سر بس کے پیسے کے نیچے آ گیا اور موقع پر ہی اس کی موت ہو گئی۔ یہ بس روٹ نمبر 883 کی ہے۔ موقعہ واردات پر کافی لوگ اکٹھا ہو گئے اور انہوں نے بس میں آگ لگادی۔ اطلاع ملتے ہی پولس موقع پر پہنچ گئی اور کسی طرح اس نے بھیڑ پر قابو پایا۔ بعد میں بس ڈرائیور ایٹھور سنگھ کو گرفتار کر لیا گیا۔ پنکج شرما پر تاپ گارڈن علاقہ میں رہتا تھا۔ اس کے باپ کا نام پی ڈی شرما ہے۔ معاملہ کی تفتیش جاری ہے۔

### 30A.4 رپورٹ نمبر-5

### کھیل کود سے متعلق رپورٹ کا ایک نمونہ دیکھئے

#### ہند کے خلاف آسٹریلیائی محنت پر پانی پڑ گیا

ملبورن ۷ نومبر۔ آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان دوسرے کرکٹ ٹسٹ کے دوسرے دن کا کھیل آج بارش کی وجہ سے وقت سے پہلے ختم کر دینا پڑا جب کہ میزبان ٹیم نے پہلی اننگز میں 5 وکٹ کے نقصان پر 332 رن بنائے تھے۔ ملبورن کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے جا رہے ٹسٹ کو آج چائے کے وقفے سے ڈرا پہلے اس وقت روک دینا پڑا جب زور





نوٹ

دارباش شروع ہو گئی اور پورا میدان جل تھل ہو گیا۔ میچ کے عہدے داران بقیہ تین دنوں میں روزانہ طے شدہ وقت میں ایک گھنٹہ کا اضافہ کرنے پر رضامند ہو گئے تاکہ برباد وقت کو پورا کیا جاسکے۔ کھیل کے پہلے دن کا بیشتر وقت بھی بارش کی نظر ہو گیا تھا۔ گل کے 3 وکٹ پر 138 رن سے آگے کھیلتے ہوئے آج آسٹریلیا نے اسکور میں 194 رن کا اضافہ کیا یاد رہے آسٹریلیا پہلا ٹسٹ 285 رن سے جیت چکا ہے۔ تیسرا اور آخری ٹسٹ سڈنی میں 2 جنوری سے کھیلا جائے گا۔

### متن پر سوالات 30A.1



مندرجہ ذیل بیانات میں سے درست جواب پر صحیح (ii) کا نشان لگائیے۔

1. رپورٹ میں بنیادی طور پر تین پہلو شامل ہوتے ہیں۔
  - (الف) زبان، تصاویر اور کہانی۔
  - (ب) خوشخطی، افراد اور دلچسپی۔
  - (ج) اصل واقعہ پس منظر اور اثرات۔
2. رپورٹ میں سب سے زیادہ اہمیت ہے۔
  - (الف) مقام، وقت اور تاریخ کو دی جاتی ہے۔
  - (ب) اصل موضوع کو دی جاتی ہے۔
  - (ج) واقعہ کے نتائج و اثرات کو دی جاتی ہے۔
3. رپورٹ میں زبان
  - (الف) موضوع سے بہت کرا استعمال ہوتی ہے۔
  - (ب) موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتی ہے۔
  - (ج) کبھی موضوع کے اعتبار سے استعمال ہوتی ہے۔
  - کبھی موضوع کا خیال بند کر کے بھی زبان استعمال ہوتی ہے۔
4. رپورٹ کی سب سے بڑی خوبی
  - (الف) طوالت ہے۔
  - (ب) معروضیت ہے۔



نوٹ

(ج) اختصار۔

آپ نے کیا سیکھا؟



- رپورٹ میں مقام، تاریخ اور اصل حقائق کے بارے میں لکھتے ہیں۔
- رپورٹ میں حقائق کا پس منظر بھی بیان کرتے ہیں۔
- رپورٹ میں حقائق سے متعلق افراد کے تاثرات بھی لکھتے ہیں۔
- رپورٹ کی زبان ایسی آسان ہوتی ہے جو سب کی سمجھ میں آجائے۔

اختتامی سوالات 30A.10



1. اسکول کی کسی تقریب کی مختصر رپورٹ لکھئے۔
2. اپنے گھر کی کسی تقریب کو رپورٹ کی شکل میں بیان کیجئے جیسے شادی کی تقریب، عید کی تقریب۔
3. اپنے گھر کے آس پاس کی کسی تقریب کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کیجئے۔
4. آپ نے کبھی کوئی سائیکل یا رکشہ یا بس کی ٹکر دیکھی ہوگی، اس کی رپورٹ لکھئے۔

متن پر سوالات کے جوابات



- 30A.1 .1 ج
- .2 ب
- .3 ب
- .4 ب



30B

## اخباری انٹرویو

مقاصد



اس سبق کو پڑھ لینے کے بعد آپ

1. انٹرویو کے کہتے ہیں، یہ جان سکیں گے۔
2. مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی کتنی قسمیں ہیں، اس سے واقف ہو سکیں گے۔
3. انٹرویو لینے والوں میں کیا اصلاحیتیں ہونی چاہئیں اور انٹرویو لینے کا کیا طریقہ ہے، اس کا اندازہ کر سکیں گے۔
4. انٹرویو لینے کے بعد اُسے کس ترتیب سے تحریر کیا جائے گا، یہ جان سکیں گے۔
5. سوالات کے جواب دے سکیں گے۔

تعارف

کسی مسئلے یا واقعے سے متعلق اہم شخصیتوں یا منتخب افراد کے خیالات جاننے کی غرض سے جو بات چیت اُن سے ہوتی ہے اُسے انٹرویو کہتے ہیں۔ شخصیت چاہے وہ مدیر ہو یا شاعر و ادیب، سائنسدان ہو یا صنعت کار یا سیاستدان انٹرویو کے ذریعے ہم اس کے ذہن کو پڑھ سکتے ہیں۔



نوٹ

انٹرویو کے ذریعے اہم شخصیتوں سے ایسی دلچسپ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جو عموماً دیگر طریقوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔ انٹرویو معمولی کسان، قلمی اور موچی سے بھی لیا جاسکتا ہے تاکہ سماج کے پسماندہ طبقوں کے افراد کے مسائل کا اندازہ ہو سکے۔ اخباری انٹرویو کا آغاز امریکہ میں انیسویں صدی کے وسط میں مشہور صحافی جیمز گورڈن بینٹ (James Gordon Bennet) نے کیا۔

### 30B.1 مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی تین قسمیں ہیں

#### 1. انٹرویو برائے حقائق

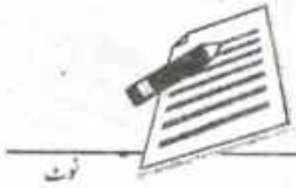
کوئی واقعہ واردات ہو جانے پر صحافی بعد میں موقع پر پہنچ کر چشم دید گواہوں سے رابطہ قائم کرتا ہے اور مک سے شروع ہونے والے چند سوالات کی روشنی میں ان سے گفتگو کرتا ہے۔ اُسے نہ صرف گواہوں کے نام پتے درج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ان کے نام استعمال کرنے کی اجازت بھی طلب کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ اجازت نہ دے تو ایک چشم دید گواہ لکھ کر کام چلا لیا جاتا ہے۔ اگر ان کے نام پہلے ہی پولس ریکارڈ میں آچکے ہیں تو پھر انہیں اجازت دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ جب کوئی شخص کسی خاص وجہ سے خبروں میں آ جاتا ہے تو متعلقہ معاملے میں اُس کے نقطہ نظر سے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری افسر، کارپوریشن کے ذمہ دار عہدہ دار، مزدور لیڈر اور وزیر و غیرہ اخباری نمائندوں کو جواب دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ متنازعہ معاملات میں دونوں فریقوں سے بات کر کے کوئی نتیجہ نکالا جاتا ہے۔

#### 2. انٹرویو برائے رائے

کوئی اطلاع مل جانے پر متعلقہ حکام اور افسروں کی رائے جاننے کی بھی ضرورت پیش آتی ہے۔ مثلاً کسی بڑی سیاسی تبدیلی، نئی ایجاد یا سائنسی تجربے پر ماہرین کی رائے کی بڑی اہمیت ہوگی۔ جیسے ابھی دو سال پہلے ہندوستان کی طرف سے پوکرن میں سلسلہ وار نیوکلیائی تجربوں کے بعد صحافیوں نے تکنیکی ماہرین اور سیاسی مبصروں کو انٹرویو کے لیے گھیر لیا تھا۔

#### 3. شخصی انٹرویو

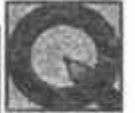
اہم شخصیتوں کے انٹرویو پہلے صرف روزناموں میں شائع ہوتے تھے لیکن اب ہفت روزوں اور رسالوں میں بھی اس طرح کے انٹرویو شائع ہونے لگے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قارئین اپنی پسندیدہ شخصیتوں کے انٹرویو انہی اخبارات و رسائل میں پڑھنا چاہتے ہیں جنہیں وہ خود خریدتے ہیں۔



شخصی انٹرویو میں حقائق بھی ہوتے ہیں اور رائے بھی۔ عام طور سے ایسے انٹرویو متعلقہ شخصیت کی نمایاں تصویر کے ساتھ شائع کیے جاتے ہیں۔ کبھی کبھی شخصی انٹرویو بعض ایسے لوگوں سے لیے جاتے ہیں جو اپنا تک شہرت حاصل کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے لوگ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً کسی نے ہمالیہ کی چوٹی سر کی، کسی کو کھیل کے میدان میں بڑا اتعام مل گیا اور کوئی فوجی بغاوت کے بعد ملک کا حکمراں بن گیا تو ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تفصیل فراہم کرنا صحافی کا فرض ہو جاتا ہے۔ اس انٹرویو میں متعلقہ شخص کی پہلی زندگی کے بارے میں بھی خاصی تفصیل ہوتی ہے۔ شخصی انٹرویو بعض عام افراد کے بھی لیے جاسکتے ہیں جیسے موت کے کنوئیں میں سائیکل چلانے والا شخص سائیکل پر دنیا کا چکر لگانے والا طالب علم، سانپوں اور بچھوؤں کے درمیان تین دن گزارنے والا انسان، پانی پر چلنے والا سادھو وغیرہ۔

اخباری نامہ نگار تازہ ترین خبروں کے لیے کسی افسر، وزیر یا سفیر سے بھی کسی واقعے کے بعد فوراً ملاقات کرتے ہیں۔ ملاقات عموماً مختصر ہوتی ہے جو ریلوے ڈیننگ روم میں، ہوائی اڈے یا دی آئی پی لاؤنجوں میں ہوتی ہے۔ مختصر سوالات کے ذریعے کسی اہم معاملہ پر ان کی رائے مانگی جاتی ہے۔

### متن پر سوالات 30B.1



ذیل کے سوالات میں خالی جگہ کو متن میں آئے مناسب الفاظ سے بھریے۔

1. انٹرویو کے ذریعے اہم شخصیتوں سے ..... معلوم ہو جاتی ہیں۔  
(بریکر تفصیل، چھوٹی باتیں، خفیہ خبریں، دلچسپ باتیں)
2. اخباری انٹرویو کی ابتدا ..... میں ہوئی۔  
(انگلینڈ، سویڈن، امریکہ، جرمنی)
3. صحافی گواہوں سے ..... کی روشنی میں گفتگو کرتا ہے۔  
(سنی سنائی باتوں، واقعے کے ثبوتوں، حک سے شروع ہونے والے سوالوں)
4. ہندوستان کے نیوکلیمائی تجربوں کے بعد صحافیوں نے کھٹکی ماہرین کو ..... گھیر لیا۔  
(ستانے کے لیے، انٹرویو کے لیے، استقبال کرنے کے لیے)

### 30B.2 انٹرویو لینے کا طریقہ

نامہ نگاری کی طرح انٹرویو لینا بھی ایک صحافیانہ فن ہے کیونکہ جتنا بڑا آدمی ہوگا اتنا ہی اُسے انٹرویو کے لیے آمادہ کرنا مشکل



نوٹ

## انٹرویو

ہوگا۔ بندر بانوں کو کھلوانے اور کم گولوگوں کو تیز گفتار بنانے کے لیے ذہانت کی ضرورت ہوگی۔ ہر نامہ نگار موقع کی مناسبت سے انٹرویو کے الگ الگ طریقے اپناتا ہے۔ یہ طریقے کیا ہوں گے اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انٹرویو کس سے لیا جا رہا ہے اور انٹرویو لینے والے کی ذہنی سطح کیا ہے۔ مثلاً جو طریقہ صدر مملکت سے انٹرویو کے لیے اختیار کیا جائے گا وہ کسی مشہور موسیقار یا اداکار کے انٹرویو میں درست نہیں۔ ہوگا۔ سرکاری افسروں سے بات کرتے وقت جو لہجہ ہوگا، مرکزی وزیر سے گفتگو کے لہجے سے مختلف ہوگا۔ غرضیکہ طریقہ گفتگو، انٹرویو کے لیے دیا جانے والا وقت، سوالات کی نوعیت ان سب کا تعین، خاص صورت حال کی مناسبت سے کیا جاتا ہے۔

کسی بھی شخص سے رسمی انٹرویو لینے سے پہلے اس کے بارے میں جتنی معلومات مل سکتی ہیں وہ جمع کر لی جائیں۔ اہم شخصیتوں کی تفصیل Who is Who جیسی ڈائریکٹریوں میں مل جاتی ہے۔ دیگر لوگوں کے بارے میں ان کے ماتحتوں، پڑوسیوں اور دوستوں سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ ان ذیلی معلومات کے لیے متعلقہ شخص کا وقت خراب نہ کیا جائے۔ ایک قاعدہ اس طرح کی معلومات کی فراہمی سے یہ ہوتا ہے کہ اس کے مزاج کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ ملنسار ہے یا آدم بیزار، سخت ہے یا نرم ایسے سوالات نہ پوچھے جائیں جس کے جواب انٹرویو لینے والے کے پاس پہلے سے موجود نہ ہوں۔ انٹرویو لینے والا متعلقہ شخصیت کے جوابات لکھنے میں اتنا مصروف نہ ہو جائے کہ گفتگو کا لطف ختم ہو جائے۔ صحافی کم سے کم بولے اور متعلقہ شخص کو بولنے کا موقع زیادہ دیا جائے۔ اور بہتر ہے کہ شیپ ریکارڈر استعمال کیا جائے۔ انٹرویو میں بات چیت کا سلسلہ دوستانہ ماحول میں آگے بڑھنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ متعلقہ شخص کسی بات کا جواب دینے میں کوئی بوجھ محسوس کرے۔ اگر انٹرویو لینے والے کی توقع پر انٹرویو پورا نہ اترے تب بھی انٹرویو لینے والا اپنی بے چینی کا اظہار نہ کرے۔ بلکہ شائستہ انداز میں اسے اپنے موضوع پر قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر انٹرویو لینے والا اپنے سامنے والے شخص کی بات کو محض سنتا ہے تو بھی لطف نہیں آتا۔ اسے چاہیے کہ وہ جوابات کے درمیان دلچسپی قائم رکھنے کے لیے مختلف نوعیت کے سوال کرتا رہے تاکہ یکسانیت کی وجہ سے آکٹاہٹ نہ پیدا ہو اور انٹرویو دینے والے کو انٹرویو لینے والے کی عدم دلچسپی کا گمان نہ ہو۔ انٹرویو لینے والا نہ تو بہت باتونی ہو اور نہ ہی خاموش، اسے اعتدال پسند ہونا چاہیے۔

## متن پر سوالات 30B.2



نیچے لکھے بیانات میں درست بیان پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

1. اہم شخصیتوں کے انٹرویو اب ہفت روزوں اور رسالوں میں بھی شائع ہونے لگے ہیں۔ ( )
2. اچانک رونما ہونے والی واقعات سے قارئین کو واقف کرانا صحافی کا فرض نہیں ہے۔ ( )



نوٹ

3. بڑی سیاسی تبدیلی، ایجاد یا سائنسی تجربے پر ماہرین کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ( )
4. اخباری نامہ نگاروں، ریڈیو اور سفیروں سے ان کے غیر ملک کے دورے کے کئی ماہ بعد ملاقات کرتے ہیں۔ ( )

3- صحافی کو اپنا شناختی کارڈ ضرور ساتھ رکھنا چاہیے۔ وہ طے شدہ جگہ پر پہنچنے میں وقت کی پابندی کرے۔ انٹرویو صحافی کے لیے بھی آزمائش ہے۔ جس طرح فونو گرافر کبھی خراب تصویر بھی کھینچ سکتا ہے اس طرح صحافی بھی پھس مٹھسا اور بے مزہ انٹرویو لے سکتا ہے جس سے یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ اُس نے اپنے سوالات صحیح طریقے سے ترتیب نہیں دیئے۔ اُسے ذہنی طور پر تیار رہنے کے ساتھ قلم کاغذ، ٹیپ ریکارڈ وغیرہ جیسے ضروری سامان بھی اپنے ساتھ رکھنے ہوں گے۔ انٹرویو کے خاتمے پر صحافی اچھے الفاظ میں انٹرویو دینے والے کا شکریہ ادا کرے۔

### 30B.3 انٹرویو نوٹ لیں

انٹرویو لینے والا ہی اپنے نوٹس کی مدد سے انٹرویو تحریر کرتا ہے، نہ کہ کوئی اور شخص۔ خبروں کی طرح انٹرویو میں بھی ابتدائی کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ جو بات انٹرویو میں اہم ترین ہے اُسی کو پہلے پیرا گراف میں لکھا جائے گا۔ انٹرویو سوال و جواب کی شکل میں بھی تحریر کیا جاتا ہے اور مسلسل عبارت میں بھی۔ ضروری نہیں کہ ہر وہ بات تحریر میں لائی جائے جو انٹرویو کے دوران کہی گئی ہو۔ ابتدائی کی نوعیت کا انحصار بھی انٹرویو دینے والے کی شخصیت اور اس کے رُتبے پر ہوتا ہے۔ جہاں بیان اہم ہو وہاں بیان کو پہلے تحریر کیا جائے گا اور جہاں شخصیت اہم ہو وہاں شخصیت کا ذکر پہلے کیا جائے گا۔ جس جگہ اور وقت پر انٹرویو لیا گیا ہو اس کا بھی حوالہ دینا اچھا رہتا ہے۔ انٹرویو دینے والے نے کون سی بات زور دے کر کہی اس کی بھی نشان دہی کر دی جائے۔ انٹرویو دینے والا بعض باتیں ”آف دی ریکارڈ“ کہتا ہے جسے شائع کرنا مقصود نہیں ہوتا۔ انٹرویو لینے والے کا اخلاقی فرض ہوتا ہے کہ اس جیسے کونہ چھاپے۔

### متن پر سوالات 30B.3



درست جواب پر صحیح (✓) کا نشان لگائیں۔

کامیاب انٹرویو لینے والا

1. ہر انٹرویو دینے والے کے ساتھ یکساں لہجہ اختیار کرتا ہے۔ ( )
2. انٹرویو دینے والی شخصیت کی ذاتی تفصیلات پہلے سے نہیں جمع کرتا۔ ( )
3. انٹرویو کے دوران خود زیادہ بولتا ہے اور انٹرویو دینے والے کو بولنے کا موقع کم دیتا ہے۔ ( )



نوٹ

4. انٹرویو دینے والا جو باتیں "آف دی ریکارڈ" کہتا ہے اُسے انٹرویو لینے والا نہ چھاپ کر اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔

( )

آپ نے کیا سیکھا؟



1. انٹرویو کسی مسئلہ پر کسی بڑی شخصیت یا لوگوں کے گروہ کے خیالات جاننے کی غرض سے لیا جاتا ہے اور اس سے بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں جو عام ذرائع سے نہیں معلوم ہوتیں۔
2. مقاصد کے اعتبار سے انٹرویو کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔
- (1) انٹرویو برائے حقائق (2) انٹرویو برائے رائے اور (3) شخصی انٹرویو
3. شخصی انٹرویو صرف اہم شخصیتوں سے ہی نہیں بلکہ معمولی حیثیت کے ان لوگوں سے بھی لیے جاسکتے ہیں جنہیں اچانک شہرت مل جائے مثلاً کسی مہم میں کامیاب ہونے والا شخص، تماشہ یا کرتب دکھانے والا۔
4. انٹرویو لینے والا اس کا خاص خیال رکھتا ہے کہ وہ انٹرویو دینے والے شخص کے مرتبے اور مقام کے مطابق انٹرویو کے دوران سوالات کرے، وقت اور جگہ کا تعین کرے اور غیر ضروری سوالات میں وقت نہ ضائع کرے۔
5. انٹرویو لینے والا شخص اپنے نوٹس کی مدد سے انٹرویو کو تحریر کرتا ہے۔ یہ کام کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا۔ انٹرویو تحریر کرتے وقت جو بات سب سے اہم ہوتی ہے اُسے سب سے پہلے پیرا گراف میں لکھا جاتا ہے۔

اختیاری سوالات 30B.7



1. کیا انٹرویو صرف اہم شخصیتوں سے ہی لیا جاتا ہے۔ تین جملوں میں جواب دیجئے؟
2. مقصد کے اعتبار سے انٹرویو کی کتنی قسمیں ہیں؟
3. شخصی انٹرویو کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس پر ایک پیرا گراف لکھئے۔
4. انٹرویو کا مسودہ تیار کرتے ہوئے کن باتوں کی طرف دھیان دینا چاہیے۔

متن کے سوالات کے صحیح جوابات 30.B.8



- 30B.1 .i (3)
- .ii (3)



انتیاری ماڈیول:

پرنٹ میڈیا اور انٹرنیٹ کے استعمال 3B



نوٹ

(3) .iii

(2) .iv

( ✓ ) .i **30B.2**

(x) .ii

(x) .iii

(x) .iv

(x) .i **30B.3**

(x) .ii

(x) .iii

( ✓ ) .iv